معیارِ محبت

مولانا عبدالرشید ہزاروی صاحب

درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے عام لوگوں کی پسند کا یوں ذکر فرمایا ہے

زین للناس حب الشھوت من النساء و البنین و القناطیر المقنطرة من الذھب و الفضة و الخیل المسومة الانعم و الحرث ذلک متا ع الحیوة الدنیا و اللہ عندہ حسن المآب. (ال عمران پارہ :۳ ؛ آیت نمبر۱۴)

"لوگوں کیلیے مرغوبات کی محبت خوشنما کردی گئی ہے (خواہ) عورتیں ہوں یا بیٹے یا سونا چاندی کے خزانے یا نشان زدہ گھوڑے اور مویشی اور زرعی زمین یہ سب دنیاوی زندگی کے سامان ہیں حقیقت میں جو بہتر ٹھکانا ہے وہ اللہ کے پاس ہے"

اس سے متصل بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے انجام کے لحاظ سے بہتر چیز کا یوں ذکر فرمایا ہے

قل او نبئکم بخیر من ذلکم للذین اتقوا عند ربھم جنت تجری من تحتھا الا نھر خالدین فیھا و ازواج مطھرة و رضوان من اللہ واللہ بصیر با العباد. (ال عمران: پارہ:۳ آیت نمبر۱۰)

"آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ آؤ میں بتاؤں کہ ان سے زیادہ اچھی چیز کیا ہے۔ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں ان کے لئے ان کے رب کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہاں ان کو ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوگی اور پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہوں گی۔ اور اللہ کی رضا سے سرفراز ہوں گے۔ اللہ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے"

پہلی آیت میں چھ ایسی چیزوں کی نشان دہی کی گئی ہے جس سے ہمیشہ عوام محبت رکھتے ہیں اور ان کی محبت میں الجھ کر خدا کی یاد سے غافل رہتے ہیں۔ مگر یہ تمام فانی دنیا کا سامان ہے جس میں وہ دل لگاتے ہیں۔ اللہ کے نیک بندے اپنے رب کی جنت حاصل کرنے کی فکر دامن گیر رکھے ہیں۔ یہی اصل ایمان کی علامت ہے۔ سورۃ بقرہ آیت 145 میں یوں ارشاد خداوندی ہے

"**والذین امنوا اشد حبا للہ**" ایمان والے سب سے بڑھ کر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں۔

بخاری شریف کی ایک روایت میں نبی اکرم ﷺ کا یوں ارشاد گرامی ہے "**لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ و الناس اجمعین**" "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں (محمد ﷺ) کو ماں باپ اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

المرء مع من احب:

ترمذی شریف کی روایت ہے کہ ایک صحابیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے قیامت کیلئے کیا تیاری کی ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے نفلی نماز، روزہ، صدقہ اور خیرات کی تیاری تو نہیں کی۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ضرور کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس سے تیری محبت ہوگی قیامت کو اسی کی رفاقت میں رہے گا۔ مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا کہ جو شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے اس کی ملاقات نہیں ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا ہر شخص (قیامت) کو اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا۔ اس فرمان نبوی ﷺ کو سن کر حضرت انسؓ نے کہا واللہ میری محبت رسول اللہ ﷺ ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کے ساتھ ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان ہی کی رفاقت عطا فرمائے گا اگرچہ میرے اعمال ان کے برابر نہیں۔

اس مادی دور میں ایسے لوگ بکثرت موجود ہیں جو ایسے عارضی سامان دنیا سے اصل محبت رکھتے ہیں ان کی فکر ہمیشہ انہیں عیش وعشرت کے سامان کی فراہمی اور اس کے اضافے میں رہتی ہے بیوی، بچے مال ودولت زراعت وتجارت میں اس قدر مصروف رہتے ہیں کہ ایک لمحے کیلئے فراغت نہیں ملتی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی فرضی عبادت (نماز) کیلئے بھی ان کے پاس فرصت نہیں ہوتی۔ جب کوئی توجہ دلائے تو ایک ہی جواب ملتا ہے کیا کریں دل تو چاہتا ہے مگر فراغت نہیں ملتی اس لئے مجبور ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہماری سب مجبوریوں اور مصروفیتوں پر کڑی نگاہ رکھے ہوئے ہے اس کے برعکس جس شخص کا دل مومن ہے وہ ہر وقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو پیش نظر رکھ کر اپنی مصروف زندگی سے وقت نکال کر عبادت الٰہی کا فریضہ ادا کر کے سعادت حاصل کر لیتا ہے ہر وہ شخص جس کا دل رضائے الٰہی سے معمور ہے اسے دنیا کی کوئی مصروفیت نیک کاموں سے نہیں روک سکتی اور نہ کوئی مشکل اس کے عزائم کو متزلزل

کرسکتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی محبوب چیزیں:

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دنیا میں تین چیزیں زیادہ ہو پسند ہیں۔

"الطیب و النساء و جعلت قرة عینی الصلوة"

"خوشبو، عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے"

یہ بات یا د رہے کہ نبی اکرم ﷺ خوشبو استعال فرمایا کرتے تھے۔عورتوں سے محبت بوجہ ان کی مظلومیت کے تھی۔چونکہ جاہلیت کے دور میں عورت نہایت مظلوم تھی۔اسلام نے عورت کو اس کا صحیح مقام دیا۔مگر افسوس کہ آج پھر عورت اپنا اصلی مقام چھوڑ کر پستی میں جا رہی ہے ہمارے بنی اکرم ﷺ کو دلی سکون اور راحت نماز میں ملتی تھی۔مگر آج امت ِ مسلمہ کی 95% آبادی نماز سے بے گانہ ہے اس کے باوجود ہمارے اسلام میں کوئی فرق نہیں آتا۔

سچی محبت :

ہر مسلمان آپ ﷺ سے محبت کا دعوی رکھتا ہے بلکہ بدعمل سے بدعمل انسان بھی دعوی محبت میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا۔جب حضور ﷺ سے محبت ہی اصل ایمان ہے تو سچی محبت کا اظہار تین باتوں سے ہوتا ہے۔

ان یختار کلام حبیبه علی کلام غیره

و یختار مجالسة حبیبه علی مجالسةِ غیره

و یختار رضی حبیبه علی رضی غیره

☆ محبوب کی باتوں کو غیر کے اقوال پر ترجیح دے۔

☆ محبوب کی صحبت کو غیر کی ہم نشینی پر فوقیت دے۔

☆ محبوب کی رضا کو غیر کی رضا پر ترجیح دے۔

بخاری شریف میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ

"ثلاث من کن فیه و جد بهن حلاوة الایمان من کان الله و رسوله احب الیه مما سوا هما ومن احب عبدا لا یحبه الا لله ومن یکره ان یعود فی الکفر بعد ان أنقذه الله منه کما یکره ان یلقی فی النار"

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزوں سے ایمان کی لذت حاصل ہوتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سب سے زیادہ ہو۔

☆ جس سے محبت رکھے صرف اللہ ہی کے لئے رکھے۔

☆ کفر سے اتنی ہی نفرت اور خوف ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا اس کو ناگوار ہے۔

ترمذی شریف میں حدیث نبوی ﷺ یوں ہے کہ "من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنة"

جو شخص میری سنت سے محبت رکھے گا گویا میرے ساتھ محبت رکھتا ہے جو میرے ساتھ محبت رکھتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

محبت یا عذاب:

اہل ایمان کو شریعت نے حکماً پابند کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سب سے زیادہ اپنے دل میں رکھیں اور اس کے مطابق عمل کر کے دکھائیں ورنہ عذاب کا انتظار کریں ارشادِ رب العزت ہے

"قل ان کان ا بآئکم و ابنائکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقترفتموها و تجارة تخشورن کسادها و مساکن ترضونها احب الیکم من الله و رسوله و جهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره والله لا یهدی القوم الفاسقین" (التوبة: پارہ نمبر ۱۰: آیت نمبر ۲۴)

(اے پیغمبر ﷺ) کہہ دیجئے کہ تمہارے باپ اور بیٹے، تمہارے بھائی اور بیویاں، تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور تمہارے مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو۔اگر یہ تمام چیزیں تمہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ عزیز ہیں تو تم خدا کے حکم سے آنے والے عذاب کا انتظار کرو، اللہ تعالیٰ فاسقوں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔

لمحہِ فکریہ :

درج بالا تحریرات کو بار بار پڑھ کر اپنے دل سے اپنے اعمال کا موازنہ کر کے معلوم کیجئے کہ آیا ہم واقعتاً اپنے دعوی حب نبی ﷺ اور حب صحابہ کرامؓ میں سچے ہیں کیا ہم نے ان کی پسند کو اپنایا یا صرف ربانی دعوی پر ہی اکتفا کئے بیٹھے ہیں۔کیا ہم نے اقوال بنی ﷺ اور سنتِ نبی ﷺ سے کوئی پیار رکھا اور اپنے اعمال کی اصلاح کیلئے دل میں فکر پیدا کی یا ہر بات تو ہم اپنی مرضی سے کرتے ہیں اور زبان سے اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کے گیت الاپتے ہیں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

تعصی الرسول وانت تظهر حبه
هذا لعمری فی الزمان بدیع
لو کان حبک صادقا لا طعته
ان المحب لمن یحب مطیع

تم رسول ﷺ کی نافرمانی بھی کرتے ہو اور ان سے محبت بھی ظاہر کرتے ہو۔میں حلفاً کہتا ہوں یہ بات ناپسندیدہ ہے۔

اگر تمہاری محبت اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ سچی ہوتی تو تم ان کی اطاعت کرتے کیونکہ محب اپنے محبوب کا مطیع اور فرمانبردار ہوتا ہے۔